جلد ۴۶/۱۱ | ۵ نبوت ۱۳۳۶ ہش ۵ نومبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۶۱

روس کا دوسرا مصنوعی سیارہ ۱۰۵۶ میل کی بلندی تک پہنچ گیا

اس میں ایک کتا بھی سوار ہے خیال ہے کہ اس کتے کو بخیریت زمین پر واپس اتار لیا جائے گا

ماسکو ۴ نومبر۔ روس نے کل جو دوسرا مصنوعی سیارہ فضا میں چھوڑا تھا۔ وہ ۱۰۵۶ میل کی بلندی تک پہنچ گیا ہے۔ اور یہ بڑی تیزی سے زمین کے گرد چکر لگا رہا ہے۔ اس میں کتا بھی موجود ہے ساری دنیا میں اس سیارے سے برابر سگنل سنائی دے رہے ہیں۔ اس میں جو کتا رکھا گیا ہے۔ وہ سرد علاقے کا اسکیمو کتا ہے۔ اس کے متعلق جو اطلاعات موصول ہو رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کتا اپنے ڈبہ میں بالکل محفوظ ہے۔ سیارے میں نصب شدہ خاص آلات کے ذریعہ اس کے دل کی حرکت تنفس اور خون کا دباؤ معلوم کیا جا رہا ہے۔ جو سائنسدانوں کی اطلاع کے مطابق بالکل تسلی بخش ہے۔ یہ سیارہ نصف ٹن وزنی ہے۔ اور پہلے مصنوعی سیارہ سے تقریباً ۶ ½ گنا بڑا ہے۔ کل روس کے ایک ممتاز سائنسدان نے ماسکو ریڈیو سے تقریر نشر کرتے ہوئے کہا کہ اتنی بلندی تک کتے کی پرواز سے معلوم ہو گیا ہے۔ کہ فضا کے انتہائی بالائی طبقوں میں زندہ رہنا ممکن ہے۔ انہوں نے کہا اس نئے تجربہ سے ایک سیارہ سے دوسرے سیارہ میں پہونچنے میں مدد ملے گی۔ ایک اور روسی سائنسدان نے توقع ظاہر کی ہے۔ کہ یہ کتا بخیریت زمین پر واپس آ جائے گا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس کتے کو خاص تربیت دی گئی تھی۔ اور یہ اس سے پہلے راکٹوں کے ذریعہ کئی بار فضا میں بڑی بڑی بلندیوں تک پرواز کر چکا تھا۔ برطانیہ امریکہ اور دنیا کے دوسرے سائنسدانوں نے اس سیارے کی پرواز کو ایک اہم سائنسی کارنامہ قرار دیا ہے۔

روس کے سابق وزیر دفاع مارشل زوخوف پر سنگین بدعنوانیوں کے الزامات

انہوں نے اپنی غلطیوں کا "اعتراف" کر لیا

ماسکو ۴ نومبر۔ روسی کمیونسٹ پارٹی اور حکومت کے ترجمان اخبار "پراودا" نے اپنی روایات کے مطابق معزول وزیر دفاع مارشل زوخوف کے خلاف لعن طعن کی مہم شروع کر دی ہے۔ کل کی اشاعت میں "پراودا" نے ان غلطیوں کی ایک خبر شائع کی ہے۔ جو مبینہ طور پر مارشل زوخوف سے سرزد ہوئی ہیں۔ اور جن کا انہوں نے "اعتراف" کر لیا ہے۔

پراودا نے دوسری جنگ عظیم کے ایک اور روسی ہیرو مارشل کونیف کا بھی ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں زوخوف پر زبردست حملے کئے گئے ہیں۔

"پراودا" کی اطلاع کے مطابق معزول وزیر دفاع مارشل زوخوف نے کمیونسٹ پارٹی کی مرکزی کمیٹی کے روبرو اعتراف کر لیا ہے۔ کہ ان پر جو نکتہ چینی کی جا رہی ہے وہ بڑی حد تک درست ہے۔ مارشل زوخوف نے کہا کہ مجھے بڑی شرمندگی ہے کہ مسلح فوجوں کے نظم و نسق میں مجھ سے غلطیاں سرزد ہوئی ہیں۔ ان کی اہمیت کا صحیح احساس مجھے اب ہوا ہے۔

کراچی ۴ نومبر۔ پاکستان کا ایک وفد مرکزی وزیر تعمیرات مسٹر عبد العلیم کی زیر قیادت کراچی سے ماسکو روانہ ہو گیا۔ یہ وفد روسی انقلاب کی چالیسویں سالگرہ میں شریک ہوگا

دنیا کا سب سے بڑا طیارہ

ماسکو ۴ نومبر۔ روسی اخبارات نے کل ایک نئے روسی طیارہ کی تصاویر شائع کیں جو ان کے بیان کے مطابق دنیا کا سب سے بڑا اور طاقتور طیارہ ہوگا۔ اس میں چار ٹربو جیٹ انجن لگے ہوئے ہیں۔ اور یہ ایک سو ستر سے دو سو بیس تک مسافروں کو لے کر ماسکو سے نیویارک تک کہیں رکے بغیر پرواز کر سکے گا۔ اور اس کی رفتار ۶۰۰ میل فی گھنٹہ ہوگی۔ یہ طیارہ ۷ نومبر کو روسی انقلاب کی سالگرہ پر پرواز کریگا

-اخبار احمدیہ-

ربوہ ۴ نومبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو نقرس کی تکلیف میں کسی قدر کمی ہے۔ مگر نزلہ زکام کی شکایت بڑھ گئی ہے۔ اور بائیں جانب کے دانت میں پھر تکلیف شروع ہے۔ احباب کامل شفایابی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۴ نومبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت بفضلہ اچھی ہے۔ الحمد للہ

ربوہ ۴ نومبر۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے کل دن اور رات میں بالکل ٹھیک رہی۔ اور آج اس وقت تک کہ صبح کے آٹھ بجے ہیں کوئی شکایت نہیں۔ لیکن اس کے باوجود اصل مرض کا ابھی علاج باقی ہے۔ اس وقت تک دیگر عوارض کی طرف توجہ رہی ہے۔ اب اصل مرض کے علاج کا وقت آیا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ حضرت حافظ صاحب کی صحت کاملہ اور عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس مرحلہ کو بھی اپنے فضل سے آسانی کے ساتھ گزار دے۔

زوخوف کی علیحدگی پر امریکہ کا تبصرہ

واشنگٹن ۴ نومبر۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ مارشل زوخوف کا حشر اس بات کا ثبوت ہے کہ روسی بلاک میں زبردست داخلی انتشار اور کشیدگی موجود ہے۔

خدمت دین کے سلسلہ میں ربوہ کے تاجروں پر ایک اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے

ان کا فرض ہے کہ دنیا میں تجارت کے اسلامی اصولوں کا عملی نمونہ پیش کریں

مجلس تجار کے عصرانہ میں مبلغ اسلام جناب بشیر احمد آرچرڈ کی تقریر

ربوہ۔ —— ہمارے برطانوی نو مسلم بھائی جناب بشیر احمد آرچرڈ نے مورخہ ۲ نومبر کو ایک عصرانہ میں تقریر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ خدمت دین کے سلسلہ میں ربوہ کے تاجر اصحاب پر ایک اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ آپ نے کہا کہ ان کا فرض ہے کہ وہ تجارت کے اسلامی اصولوں کا عملی نمونہ پیش کر کے دنیا میں پھیلے ہوئے اس عام خیال کو غلط ثابت کر دکھائیں۔ کہ بے ایمانی کے بغیر تجارت کامیاب نہیں ہو سکتی۔

یہ عصرانہ ربوہ کی مجلس تجار نے جناب بشیر احمد آرچرڈ اور صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور سید محمود احمد صاحب ناصر کے اعزاز میں گول بازار کے خواجہ اسٹوڈنٹ میں ترتیب دیا تھا۔ اس میں ربوہ کے تاجر احباب کے علاوہ بعض بزرگان سلسلہ اور افسران صیغہ جات بھی شریک

(باقی صـ ۸)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ نومبر ۱۹۵۷ء

طریق انتخاب

اگرچہ جماعت احمدیہ ایک خالص دینی جماعت ہے۔ اور ملکی سیاست میں بطور ایک سیاسی پارٹی کے دخل اندازی نہیں کرتی اور اسی لئے الفضل سیاسی بحثوں سے الگ رہتا ہے۔ لیکن بعض سیاسی مسائل جو براہِ راست یا بالواسطہ ملک و قوم کی بہبودی اور سالمیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اخلاقی نقطہ نظر سے ہم ان کے متعلق کبھی کبھی اظہار رائے ضروری سمجھتے ہیں حالیہ مسائل میں ایسا ہی ایک مسئلہ طریق انتخاب کا ہے۔

یہ مسئلہ آج سے ہی پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ دیر سے چلا آتا ہے۔ اس کو حل کرنے کے لئے پہلے تو ہمارے سیاست دانوں نے یہ قرار دیا تھا۔ کہ مغربی پاکستان میں جداگانہ طریق رہے۔ اور مشرقی پاکستان میں مخلوط کیونکہ مشرقی پاکستان کے لیڈر اس پر مصر تھے اس فیصلہ پر ایک عرصہ گذر گیا اگرچہ یہ بات بڑی عجیب معلوم ہوتی تھی کہ ایک ہی ملک میں دو متضاد طریق اختیار کئے جائیں۔ چنانچہ اس صورت حال پر ہر طرف سے جرح و قدح ہوتی رہی۔ آخر مسٹر سہروردی کی وزارت کے دوران اس تضاد کو مٹانے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ تمام پاکستان میں ایک ہی طریق یعنی مخلوط انتخابات کا طریق اختیار کیا جائے۔

اب بعض حالات کے ماتحت پھر جداگانہ طریق کی حمایت ہو رہی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ انتخابات سے پہلے ہی یہ طریق سارے ملک میں رائج کیا جائے گا جو لوگ طریق انتخاب کو بدلنا چاہتے ہیں۔ ان کے متعلق تو ہم صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں۔ کہ ان کے پاس سب سے بڑی دلیل وہ جوڑ توڑ ہے۔ جس کی بناء پر موجودہ وزارت معرض وجود میں آئی ہے۔ اگر ایسے لوگ جداگانہ طریق اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ تو صرف اس لئے کہ وہ جوڑ توڑ میں کیا گیا وعدہ وفا کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہمیں اس بات کی سمجھ نہیں آتی۔ کہ جب ایسے لوگوں نے "ون یونٹ" کا معاملہ اس بناء پر بعد انتخابات پر اٹھا دیا ہے۔ تو طریق انتخاب کی تبدیلی پر جس کی سیاسی اہمیت "ون یونٹ" جیسی ہی ہے۔ انتخابات سے پہلے غور کرنے پر کیوں مصر ہیں۔ اس ضمن میں مسٹر بروہی کا مشورہ بھی قابل غور ہے۔ جیسا کہ آپ نے اپنے ایک حالیہ بیان میں کہا ہے۔

"مسٹر سہروردی نے اپنے زمانہ اقتدار میں یہ غلطی کی تھی۔ کہ حزب مخالف کے ساتھ سمجھوتہ کئے بغیر طرز انتخاب جیسے بنیادی مسئلے کے متعلق محض اپنی عارضی اکثریت کے بل پر ایک فیصلہ نافذ کر دیا تھا۔ اب مسٹر چندریگر کو وہی غلطی نہیں کرنی چاہیئے۔ یعنی انہیں محض قومی اسمبلی میں اپنی پارٹی کی اکثریت کے بل پر طرز انتخاب کے قانون میں من مانی تبدیلی نہیں کرنی چاہیئے۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ آج وہ تمام انتخابی تیاریوں کو کالعدم کر کے جداگانہ طرز انتخاب کی بناء پر از سرنو کارروائی شروع کریں اور چند مہینوں کے بعد پارلیمنٹ میں کوئی اور پارٹی اکثریت حاصل کر لے تو وہ طرز انتخاب کو پھر بدل دے اور اس ردو بدل کی وجہ سے انتخابات میں تاخیر ہوتی رہے"

(تسنیم ۳۰ اکتوبر)

چنانچہ مسٹر بروہی نے مسٹر چندریگر وزیر اعظم کو مشورہ دیا ہے کہ

"مختلف پارٹیوں کی گول میز کانفرنس بلا کر کوئی ایسا فارمولا تلاش کریں۔ جس پر تمام پارٹیاں اتفاق کر لیں۔ تاکہ پالیمنٹ میں پارٹیوں اور وزارتوں کے ردو بدل سے انتخابات کے ٹائم ٹیبل پر کوئی اثر نہ پڑے۔"

(تسنیم ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۷ء)

ہمارے خیال میں مسٹر بروہی کا مشورہ بڑی حد تک دانشمندانہ ہے۔ یقیناً ایک بنیادی تبدیلی کے لئے لازمی ہونا چاہیئے۔ کہ اس کا فیصلہ تمام باشندوں کے اتفاق رائے سے کیا جائے۔ اور یا پھر اسے آئندہ انتخابات کے بعد پر اس دلیل کی بناء پر چھوڑ دیا جائے۔ جس بناء پر "ون یونٹ" کا معاملہ چھوڑا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ طریق انتخاب کا مسئلہ ون یونٹ سے بھی اس لئے زیادہ غور طلب ہے کہ ملک کے ایک حصہ میں مخلوط طریق اس الزام کے علی الرغم تسلیم کر لیا گیا تھا۔ کہ ایک ہی ملک میں انتخاب کے متضاد طریق چل رہے ہیں۔ اس لحاظ سے ہمارے خیال میں مسٹر بروہی کا مشورہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس کو یونہی نظر انداز نہیں کر دینا چاہیئے۔ ورنہ یہ بار بار کی فوری تبدیلیاں اقوام عالم میں ہم کو سامان اضحوکہ بنا دیں گی۔

یہاں ایک اور بات کی طرف بھی ہم توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ شروع میں مشرقی پاکستان میں مخلوط طریق اور مغربی میں جداگانہ طریق اس لئے اختیار کیا گیا تھا۔ کہ مشرقی پاکستان والے مخلوط انتخاب کے سوا اور کسی بات پر راضی نہ تھے یہ سوال

(باقی صفحہ ۴ پر)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

— از مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم اے —

مبارک وہ جو اِس ظلمت میں آبِ زندگی لایا
نگاہ و دل کو گرمایا تو رُوح و جاں کو تڑپایا

وہ تنہا تھا مگر تنہا ہر اک دشمن سے ٹکرایا
نہ کچھ ظلمت سے وہ جھجکا۔ نہ کچھ باطل سے گھبرایا

ہر اک سختی گوارا کی۔ ہر اک بیداد کو جھیلا
ہر اک مشکل کو اپنایا۔ ہر اک الجھن کو سلجھا

ہزاروں آندھیوں کے سامنے اس بندۂ حق نے
ہر اک سیلاب کو روکا۔ ہر اک طوفان پر چھایا

یہ اُس کی تابشِ حُسنِ کرامت تھی کہ کیا شے تھی؟
جُھکایا اپنا سر خورشید نے اور چاند گہنایا

زمانہ مسیح جو پوچھو آج یہ آواز دیتا ہے
کہ اے بندے ترے دنیا پہ چھا جانے کا وقت آیا

لمبی اور صحت مند عمر کا راز

از مکرم میجر ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب آئی۔ ایم۔ ایس (ریٹائرڈ)

(۱)

فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں عمریں لمبی کر دی جائیں گی۔ تاکہ آپ کے حواری دیر تک خدمت دین کر سکیں۔ اور تکمیل اشاعت ہدایت کا کام جلد اور بخوبی پورا ہو سکے۔ دوسری طرف قرآن کریم میں بھی اللہ تعالےٰ جلّ شانہٗ فرماتے ہیں کہ اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض کہ جو شے بھی نافع الناس ہو اسکو زمین میں دیر تک قائم رکھا جاتا ہے۔ پس ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم ایسے ذرائع معلوم کریں۔ جن کی مدد سے احمدی دوست خصوصاً انصار اللہ لمبی اور صحت مند عمر پا سکیں۔ اور دیر تک خدمت دین کر سکیں۔ آجکل مغرب کے ماہرین کی توجہ خصوصیت سے اس علم کی طرف ہو رہی ہے۔ اور ایسے تجارب کئے جا رہے ہیں۔ جن سے پتہ لگ سکے کہ طبعی موت کا سبب کیا ہے۔ اور کس طرح ان اسباب کا ازالہ کرکے موت کو ملتوی کیا جا سکتا ہے۔ اس علم کا نام گیرنٹالوجی ہے۔ GERONTOLOGY.

احادیث نبوی سے یہ بھی ثابت ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں دجال موت اور حیات پر قدرت حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور موت کو وہ مٹا دے گا۔ اس سے بھی مراد یہی تھی کہ وہ ایسے تجارب کرتا رہے گا۔ اور حفظان صحت کے ایسے راز معلوم کرتا رہے گا۔ جن سے شرح اموات کم ہو۔ شرح پیدائش بڑھ جائے اور عمریں لمبی ہوں۔ یعنی لوگ طبعی عمر پا کر فوت ہوں۔ اور جوانی یا بچپن میں ہی کسی وبا یا حادثہ کا شکار نہ ہو جائیں۔

تقدیر کا غلط مفہوم

شاید بعض دوست یہ خیال کریں۔ کہ جب ہر انسان کی عمر لکھی ہوئی ہے۔ اور جو مقدر ہے ہو کر رہے گا۔ تو پھر ہمیں طویل عمر کے راز بتانا بے سود ہے اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ یہ دھوکہ تقدیر کا غلط مفہوم سمجھنے کی وجہ سے لگا ہوا ہے۔ ورنہ یہ حقیقت ہے کہ انسانی عمر کم وبیش ہوتی رہتی ہے۔

مقدر ہونے سے یہ مراد نہیں کہ عمر کسی پتھر پر نقش کر دی گئی ہے۔ جو بدل نہیں سکتی۔ اس سے مراد صرف یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے علم میں ہے۔ کہ فلاں کی عمر کتنی ہوگی۔ یعنی احتیاط کرنے والے کی زیادہ اور بد پرہیز کی کم۔ بعض دفعہ اللہ تعالےٰ کا علم انسانی فعل کے تابع ہوتا ہے۔ نہ یہ کہ اللہ تعالےٰ اپنے علم کو سچا ثابت کرنے کے لئے انسان کو مجبور کرکے مار دیتا ہے یا کوئی مقدر فعل جبراً کرواتا ہے۔ تا اس کا علم جھوٹا ثابت نہ ہو (نعوذ باللہ)۔ لا مخلوق شے کی ایک طبعی حد ہے۔ جس سے آگے وہ گذر نہیں سکتی اسی طرح ہر شے کی کم سے کم عمر بھی ہے جو وہ بہر حال پوری کر لیتی ہے۔ خواہ اس کو کتنا بھی بے احتیاطی سے استعمال کیا جائے۔ پس عمر کم وبیش ہو سکتی ہے۔ اور مقدر سے مراد صرف اس قدر ~~ہے کہ اللہ~~ تعالےٰ کو علم ہوتا ہے کہ فلاں نے احتیاط اور پرہیز کرنا ہے۔ اور وہ لمبی عمر پائیگا اور فلاں بد پرہیز جلد ہی مر جائے گا۔ خواہ قوی جسمانی دونوں کو ایک جیسے ملے ہوں۔

نافع الناس ہو

لمبی عمر کا ایک راز تو یہ ہے کہ انسان نافع الناس وجود بنا رہے۔ اور کبھی بھی کام نہ چھوڑے۔ یہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ پنشنر دوست ریٹائر ہونے کے بعد جلد فوت ہو جاتے ہیں۔ جس کی ایک وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ کام چھوڑ دیتے ہیں۔ ۲۵۔۳۰ سال ملازمت میں لگاتار کام کا عادی ہو جانے کے بعد ایک دم کام چھوڑ دینا مضر ہوتا ہے۔ اور جسم کے نظام میں تغیر پیدا کر کے موت کو قریب کر دیتا ہے تعجب ہے کہ قرآنی تعلیم کے ماتحت جب ہم یہ مانتے ہیں کہ جنت میں بھی عمل ہو گا۔ لا یمسھم فیھا نصب (الحجر ع ۴) تو کیا وجہ ہے کہ پنشنر کام چھوڑ دیں۔ کام میں ہی زندگی ہے۔ حرکت میں ہی برکت ہے۔ جمود والی زندگی تو موت سے بدتر ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ مرتے دم تک حرکت جاری رکھی جائے اور خدمت دین اور سوشل کاموں میں حصہ لیا جائے

طبعی عمر کی تعریف

طبعی عمر سے میری مراد ارذل العمر نہیں ہے۔ جو لکیلا یعلم بعد علم شیئاً کی مصداق بنا دیتی ہے۔ اور انسان پیر فرطوط ہو سٹھیا جاتا ہے۔ بلکہ اس سے میری مراد وہ عمر ہے۔ جس کا ذکر سورہ یاسین میں آیا ہے یعنی ومن نعمرہ ننکسہ فی الخلق اعضاء میں نکس طبعی شے ہے اور یہ نقص سے کم درجہ پر دلالت کرتا ہے (واضح ہو کہ حروف تہجی کی رو سے عربی لغت کا یہ قاعدہ ہے کہ بعد میں آنے والے حروف الفاظ کو پہلوں سے زیادہ زور دار بنا دیتے ہیں۔ مثلاً کس۔ قص قط۔ قطع سب ہم معنی ہیں۔ مگر آخری الفاظ پہلوں سے زیادہ زور دار ہیں۔ یہی حال نکس اور نقص کا ہے) پس طویل عمر میں جسمانی کمزوری یا حافظہ کی خرابی کا ایک حد تک ہونا طبعی ہے بعضوں کو غصہ بھی زیادہ آتا ہے۔ مگر یہ باتیں انسان کو ناکارہ نہیں بنا دیتیں۔

بڑھاپے کی تعریف

ایک سوال یہ ہے کہ بڑھاپے کی تعریف کیا ہے یا بڑھاپا کب شروع ہوتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ بڑھاپا اس دن سے شروع ہوتا ہے جس دن انسان یہ سمجھ کر بیٹھ جاتا ہے کہ اب میں کام کے قابل نہیں رہا۔ اس کے جذبات ٹھنڈے پڑ جائیں۔ امنگ عزم اور ارادہ ختم ہو جائے اور قوت عملیہ مٹ جائے۔ ورنہ محض جنتری کے حساب سے کوئی شخص بوڑھا نہیں ہو جاتا۔ اور نہ ہی بالوں کے سفید ہو جانے کا نام بڑھاپا ہے۔ اصل جوانی دل کی ہے۔ جس کا اظہار انسان کے استقلال اور عزم۔ ہمت اور ارادہ جذبات اور امنگ سے ہوتا رہتا ہے۔ لیکن نوجوان پر جمود کی حالت طاری رہے۔ الخ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدمتِ دین کی خاطر اموال پیش کرنے کی اہمیّت

”دولت مند اور متمول لوگ دین کی خدمت اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے ممّا رزقنٰھم ینفقون متقیوں کی صفت کا ایک جزو قرار دیا ہے۔ یہاں مال کی کوئی خصوصیّت نہیں ہے۔ جو کچھ اللہ تعالےٰ نے کسی کو دیا ہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ مقصود اس سے یہ ہے کہ انسان اپنے بنی نوع کا ہمدرد اور معاون بنے۔ اللہ تعالےٰ کی شریعت کا انحصار دو ہی باتوں پر ہے تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ۔ پس ممّا رزقنٰھم ینفقون میں شفقت علیٰ خلق اللہ کی تعلیم ہے۔ دینی خدمات کے لئے متمول لوگوں کو بڑے بڑے مواقع مل جاتے ہیں۔ ایک دفعہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روپے کی ضرورت بتلائی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر کا کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔ آپ نے پوچھا ابوبکر! گھر میں کیا چھوڑ آئے؟ تو جواب میں کہا اللہ اور رسول کا نام چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نصف لے آئے آپ نے پوچھا عمر! گھر میں کیا چھوڑ آئے۔ تو جواب دیا کہ نصف۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر و عمر کے فعلوں میں جو فرق ہے وہی ان کے مراتب میں فرق ہے۔“ (الحکم جلد ۴ نمبر ۳۰)

وہ افسردگی کا شکار رہے۔ تو وہ بوڑھوں سے بدتر ہے۔

قدرت نے خود ایسا انتظام کر رکھا ہے کہ انسان کی عمر ساتھ ساتھ لمبی ہوتی جائے۔ چنانچہ انسان کی عمر جوں جوں بڑھتی ہے۔ وہ کم گھستا ہے اور مختلف اعضاء کے گھسنے کی رفتار بھی کم و بیش ہوتی ہے۔ مثلاً ۲۰-۲۵ سال تک جتنا انسان گھستا ہے اتنا وہ بعد میں ۶۰ سال تک بھی نہیں گھستا اس کی مثال صابن کی ٹکیہ کی ہے جو نئی ہو تو وہ زیادہ گھستی ہے۔ مگر جوں جوں استعمال سے اس کا حجم کم ہوتا جائے۔ وہ کم گھستی ہے۔ مختلف اعضا کی بلوغت بھی کم و بیش ہے۔ جسم بالعموم ۲۰-۲۵ سال کی عمر میں بالغ ہوتا ہے۔ دماغ کی بلوغت ۴۰ سال ہے۔ انبیاء علیہم السلام بھی نبوت کا دعوٰے چالیس سال کے بعد ہی کرتے ہیں۔ جب ان کا دماغ ہر لحاظ سے کامل ہو چکا ہوتا ہے۔ روحانی بلوغت اور بھی لمبا عرصہ چاہتی ہے۔ جسم کے مختلف اعضائے کی قوت عملیہ کی عمر بھی کم و بیش ہے دماغ بالعموم ۶۰-۷۰ سال کی عمر میں بھی کام کے قابل رہتا ہے۔ جب کہ دیگر قوٰے جواب دے چکے ہوتے ہیں۔ بلکہ حق تو یہ ہے کہ دماغ کے حقیقی جوہر اور کام کا وقت ۴۰ کے بعد ہی شروع ہوتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کو بھی ۶۰-۷۰ کے درمیان الہامات بڑی کثرت سے اور زیادہ شاندار ہوتے ہیں۔ دنیا میں جس قدر اہم اور شاندار تخلیقی اختراعی اور تحقیقی کام ہوئے ہیں۔ وہ اکثر ۴۰ سال کے بعد ہی کئے گئے ہیں۔ چنانچہ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ دنیا بھر کے مشہور سیاست دان شاعر۔ ادیب جرنیل۔ محقق وغیرہ جو گزرے ہیں۔ ان میں سے ۶۶ فی صد نے یہ کام ۴۰ سال کی عمر کے بعد ہی سرانجام دئے تھے۔

ھیگ کی بین الاقوامی عدالت انصاف کے ممبر بالعموم ۶۰-۷۰ سالہ ہوتے ہیں۔ عام طور پر چونکہ یہ خیال پایا جاتا ہے کہ انسان بوڑھا ہو کر پھر بچہ بن جاتا ہے۔ یہ غلط ہے جو شخص پوری دماغی اور روحانی جوانی کے بعد بوڑھا ہو وہ کبھی دوبارہ بچہ نہیں بن سکتا۔ اور اصل بات یہ ہے کہ ایسے بوڑھے درحقیقت دماغی اور روحانی لحاظ سے اپنے پہلے بچپن سے ہی ابھی نکلے نہیں ہوتے۔

طبعی موت کا سبب

طبعی موت کا سبب مدت سے ایک معمّہ بنا ہوا ہے۔ اور حکماء پر ابھی تک باوجود علوم کی ترقی کے موت اور حیات کے انتہائی سبب کا راز نہیں کھلا۔ یعنی اگر انسان بیماری وبا یا حادثہ کا شکار نہ ہو۔ تو پھر اس کی موت کیوں ہوتی ہے۔ جب کہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ ذراتِ انسانی اپنی ذات میں لافانی ہیں۔ ان کو موت نہیں۔ یہاں تک کہ قبر میں جا کر بھی انسانی ذرات کم و بیش ۴۰ دن تک زندہ رہتے ہیں۔

اسی حقیقت کی بناء پر تازہ مردوں کے خون۔ جلد۔ ہڈی کرینہ وغیرہ کو زندوں کے جسم سے پیوست کیا جا سکتا ہے۔ جسم کے اندر موت و حیات کا سلسلہ ہر آن جاری ہے اور جسم کے تمام ذرات ۳-یا ۷ سال تک بدل جاتے ہیں۔ سوائے دماغ کے (CELLS) کے جو غیر متغیر ہیں۔ موت کے بعد بے شک جسم کے ذرات انفرادی حیثیت میں زندہ ہوتے ہیں۔ مگر ان کا انتظام ٹوٹ جاتا ہے۔ جو روح نے زندگی میں قائم رکھا ہوتا ہے

موت کی ابتداء

موت کی ابتداء نسل انسانی میں نطفہ کے ذریعے پیدائش کے سلسلہ سے ہوئی تھی یعنی جب سے توالد و تناسل کا سلسلہ جاری ہوا ہے طبعی موت ہر جاندار کا لازمہ ہو گئی ہے۔ خواہ وہ حیوان ہو یا نبات۔ مگر موت کا سلسلہ رحمت ہے اور نسل انسانی کے ارتقاء اور بقا کا موجب بھی جس کی طرف قرآن مجید نے نطفہ امشاج کے پُرحکمت الفاظ میں اشارہ فرمایا ہے۔ یہ جہالت کا خیال ہے کہ موت آدم کے گناہ کا پھل ہے۔ پس یہ حقیقت ہے کہ موت کو ایک حد تک ملتوی کیا جا سکتا ہے۔ اور عمریں طویل ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ جوں جوں تمدنی ترقی ہو رہی ہے اور ڈاکٹری کی ریسرچ مکمل ہو رہی ہے۔ عمریں زیادہ ہو رہی ہیں اور شرح اموات کم اور شرح پیدائش بڑھ رہی ہے۔ اس وقت دنیا کی آبادی پونے تین ارب ہے۔ جو چند سال قبل ۲½ ارب تھی۔ یورپ میں سن عیسوی سے قبل اوسط عمر ۲۳ سال تھی۔ ۱۹۰۶ء میں ۴۰ ہوئی اب ۶۷ ہے اور ۱۹۷۷ء میں ۷۴ ہوگی۔ اور ۲۰۵۷ میں ۱۰۰ سے تجاوز کر جائے گی۔

طبعی عمر کا جوڑ حیوانات کی شرح پیدائش کے ساتھ بھی ہے۔ جو کثرت سے اور جلد جلد بچے جنتے ہیں۔ مثلاً۔ مچھر مکھی۔ پرند وغیرہ ان کی عمر کم ہوتی ہے۔ مگر جن کے بچے دیر سے ہوں ان کی عمر زیادہ ہوتی ہے۔ مثلاً ہاتھی اور وھیل مچھلی کے ہاں ۴-۵ سال کے بعد ایک بچہ ہوتا ہے۔ اور ان کی عمر بھی ۲۰۰ سال ہوتی ہے۔ اسی طرح طبعی عمر کا بلوغت کی عمر سے بھی جوڑ ہے۔ جن حیوانات کے بچے جلد بالغ ہو جائیں۔ ان کی عمر کم ہوتی ہے۔ اور جو دیر سے بالغ ہوں ان کی عمر زیادہ ہوتی ہے۔ بالعموم یہ بلوغت کی عمر سے ۴-۵ گنا ہوتی ہے۔ انسان کا بچہ سب حیوانوں سے دیر سے بالغ ہوتا ہے یعنی ۲۰-۲۵ سال میں۔ اس لئے اس کی طبعی عمر ۱۰۰ سال ہونی چاہیئے اس تمہید اور موت و حیات کے فلسفہ کے بعد اب بعض عملی جسمانی دماغی ہدایات عرض کر دیتا ہوں۔ جن کو مدنظر رکھ کر ہر انسان اپنی عمر کو لمبا کر سکتا ہے (الا ماشاء اللہ)

جسمانی ہدایات

صد سالہ بوڑھوں کی صحت کا راز معلوم کرنے کے لئے ایک دفعہ ایک کانفرنس میں ان سے بعض سوالات کئے گئے۔ ان کی روشنی میں معلوم ہوا کہ مندرجہ ذیل امور انسان کی عمر کو لمبا کرتے ہیں۔ اور ان کی خلاف ورزی عمر کو کم کرتی ہے:-

۱۔ متاہل زندگی۔ شادی انسان کی عمر کو بڑھاتی ہے۔ متاہل لوگوں کی اوسط عمر بالعموم مجردوں سے زیادہ ہوتی ہے یہی حال عورتوں کا ہے باوجودیکہ شادی کے ساتھ وضع حمل وغیرہ کے خطرات لگے ہوتے ہیں۔

۲۔ اولاد کی کثرت بھی طویل عمر کا موجب ہے بے اولادوں کی عمر نسبتاً کم ہوتی ہے

۳۔ عام صحت اور روزمرہ کی عادات کا بھی عمر کے ساتھ تعلق ہے۔ مثلاً جلدی سونا جلدی اٹھنا (تہجد کے لئے) دوپہر کو گرمیوں میں قیلولہ کرنا۔ رات کو نیند پوری کر لینا۔ کم کھانا۔ قبض کا نہ ہونا۔ کبھی کبھی روزہ رکھنا وزن کو حد اعتدال کے اندر رکھنا۔ گوشت کم کھانا۔ شراب نوشی سے بچنا۔ حقہ سگریٹ اور دیگر نشوں سے پرہیز۔ چائے نوشی میں میانہ روی۔ پھل اور سبزی زیادہ کھانا۔ ورزش کی عادت۔ مثلاً روزانہ صبح کو لمبی سیر۔ ہاتھ سے کام کاج کرنا (دفاعِ عمل)

۴۔ خون کے دباؤ کو بڑھنے نہ دینا (بلڈ پریشر) جسم میں چربی زیادہ نہ ہونے دینا۔ وغیرہ یہ سب امور عمر کو بڑھاتے ہیں۔

۵۔ اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ انسان ہر حال میں خوش رہے۔ طبیعت مرنجاں مرنج ہو۔ ہر وقت گرفتہ خاطر نہ رہے بلکہ قسمت پر قانع اور شاکر رہے طبیعت میں شگفتگی۔ مزاج میں سکون اور پاکیزہ مزاح ہو۔ غصہ کم کرے۔ اور مغلوب الغضب نہ ہو۔ کئی بوڑھے جن کا خون کا دباؤ زیادہ ہوتا ہے۔ محض غصہ کے جوش میں دماغ کی رگ پھٹ جانے سے مر جاتے ہیں۔ یا کبھی ٹرین یا بس (BUS) کو لینے کے لئے دوڑ کر جان دے دیتے ہیں۔ ایسی حالت میں قبض بھی مہلک ہو سکتی ہے۔ اسی واسطے بوڑھوں کے لئے جلاب کا لینا بہت ضروری ہے۔ کھیتی باڑی اور باغبانی بھی بوڑھوں کے لئے مفید ہے۔ دیر سے پھل دینے والے درخت لگاؤ اور اس امید میں کہ ان کا پھل نہ صرف تمہاری اولادیں کھائیں گی بلکہ تم خود بھی کھاؤ گے۔

خوراک کی زیادتی بھی مہلک ہے

خوراک کی زیادتی بچوں کے لئے بھی مضر ہے۔ خصوصاً گوشت اور انڈے وغیرہ۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جن والدین نے بچوں کو دنبوں کی طرح پالا ہو وہ بچے بالعموم جلدی فوت ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ بسیارخوری سے بچے جلدی بالغ ہو جاتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ بلوغت کا طبعی عمر کے ساتھ تعلق ہے جو بچہ ۱۲-۱۳ سال میں ہی بالغ ہو جائے اس کی طبعی عمر صرف ۶۰ سال ہو گی۔ مگر جو ۲۰ سال میں بالغ ہو گا اس کی عمر ۱۰۰ سال ہو گی۔ پس بسیارخوری کرا کے جلدی بلوغت لانا بچوں کو اپنے ہاتھ سے ہلاک کرنا ہے۔

حکماء نے بڑے لمبے غور اور فکر کے بعد معلوم کیا ہے کہ انسان کے اندر سب اعضا مفید ہیں اور حیات بخش کام کرتے ہیں۔ سوائے بڑی آنت کولن (COLON) کے جو صرف فضلات اور پاخانہ کو سٹور کرتی ہے۔ اور یہی آخر انسان کی ہلاکت کا موجب ہو جاتی ہے۔ قبر میں بھی بڑی آنت کے زہر ہی جسم کو جلد متعفن کرتے ہیں۔ پس بوڑھوں کے لئے قبض کی اصلاح اور جلاب کی اہمیت واضح ہے۔ (باقی)

15

تحریک جدید بیرون ممالک میں تبلیغ اسلام کا واحد ذریعہ ہے

اے مزدورو!! آؤ۔ اور اس عمارت کی تکمیل کرو

ذیل میں اُن جماعتوں کی ایک فہرست شائع کی جارہی ہے۔ جن کے وعدے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیش ہو کر منظور ہو چکے ہیں۔ ان میں بعض وہ جماعتیں ہیں۔ جن کے گذشتہ سال کے چندے سو فیصدی وصول ہو چکے تھے۔ مزید برآں انہوں نے اکتوبر کے آخری عشرہ میں ہی گذشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ ازخود وعدے لکھوائے۔ تا حضور ایدہ اللہ کے حضور جس دن حضور تحریک فرمادیں۔ اسی دن دفتر پیش کردے۔ اور حسن اتفاق ہے کہ ان کے وعدے اسی دن یا ایک آدھ دن پہلے موصول ہوئے تھے۔ یہ فہرست اسلئے جلد تر شائع کی جارہی ہے۔ تا جماعتیں فوری توجہ فرمادیں۔ اور اپنے وعدے دفتر اول و دوم جلد تر نے کر ارسال فرمادیں جماعتوں کے وعدے لینے والے احباب یہ بھی نوٹ رکھیں۔ کہ

اس سال کا چندہ بہرحال گذشتہ سالوں سے زیادہ ہونا چاہیئے۔ تا غیر ممالک میں ہم اپنے مشنوں کی تعداد کو بڑھا سکیں۔ یہی ذریعہ ہماری تبلیغ کا ہے۔ اور یہی فضیلت ہے۔ جو ہمیں دوسرے اسلامی فرقوں پر حاصل ہے۔ ہمارے مبلغ بیرونی ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور ان کا کوئی مبلغ نہیں۔ پس جماعت کے افراد کوشش کریں۔ کہ وہ پچھلے سال کے چندہ سے بڑھ کر چندہ لکھوائیں۔ اور پھر اسے جلد سے جلد پورا کریں۔

کوئی شخص ایسا نہ رہے۔ جس نے پچھلے سال کے چندے سے کم چندہ لکھوایا ہو۔ بلکہ اگر اپنے گذشتہ سال کے وعدے پر دس بیس یا تیس فی صدی اضافہ کرلے۔ یہ فعل اس کی اپنی مرضی سے ہوگا۔ جس کا ثواب اسے مزید ملے گا۔ کیونکہ نفل کا ثواب فرض سے زیادہ ہوتا ہے۔ نہ صرف خود بڑھ کر حصہ لے۔ بلکہ دوسروں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں تحریک کرے۔ حتیٰ کہ جماعت کا ہر فرد مرد و عورت شامل ہوجائے۔ نیز اپنے ساتھ اپنے بچوں کو بھی شامل کرے وعدہ بچوں کی طرف سے خواہ کتنا قلیل ہو۔ نیز ایک بھی احمدی مرد۔ اور عورت نہ ایسا رہے۔ جو تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کے مالی جہادِ کبیر میں شامل نہ ہوسکا ہو۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد یہ ہے کہ۔

کوئی مومن مردود ہونا پسند نہیں کرتا مومن ایک ہی بات جانتا ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان و مال خرچ کرکے اس دنیا سے گذر جائے۔ آپ لوگوں کو بھی یہی طریق عمل قبول کرنا ہوگا۔

اس وقت جو کام ہمارے سپرد ہے وہ ایسا عظیم الشان ہے۔ کہ جس کی مثال اس سے پہلے دنیا میں نہیں ملتی۔ اس کی بنیاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی۔ مگر اس کو ختم کرنا ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پکار رہے ہیں۔ کہ اے مزدورو!!! آؤ۔ اس عمارت کی تکمیل کرو۔ مگر ہم میں سے بہت لوگ ایسے ہیں۔ جو بھاگے پھرتے ہیں۔ اور قربانیوں سے گریز کر رہے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ کے سامنے خوشی کے ساتھ کھڑا ہونے کا موقعہ نہیں ملے گا۔

جو لوگ خوشی کے ساتھ قربانیاں کرینگے اور خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو اس کام کیلئے وقف کردیں گے۔ وہ اسلام کی آخری تعمیر میں حصہ لینے والے اور اسلام کے معمار ہوں گے اور وہی لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعتوں میں لکھے جائیں گے اور اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کے سامنے سرخرو ہوں گے۔ کیونکہ انہوں نے اپنا فرض ادا کردیا"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے ساتھ فہرست درج ذیل ہے۔

(۱) محلہ دارالرحمت غربی ربوہ کے سیکرٹری مال کیپٹن محمد سعید صاحب پنشنر نے گھر بہ گھر پہنچ کر اپنے حلقہ کے ۱۹۳ احباب کی فہرست ارسال کی ہے۔ ان کے وعدوں کا میزان -/۵۲۹ روپیہ ہے۔ اور جو گذشتہ سال سے نمایاں اور غیر معمولی طور پر بڑھ کر ہے آپنے اپنے حلقہ کے ہر گھر پہ پہنچ کر وعدے لئے ہیں اس لئے ان کے وعدوں کی فہرست میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ اللھم زدفزد۔ ابھی چند ایک نام اور بھی ان کے محلہ کے ہیں۔ جن کی اطلاع دی ہے۔ کہ جلد تر نے کر پیش کردوں گا۔ کیپٹن صاحب کو ایک دھن ہے۔ کہ جو کام وہ شروع کرتے ہیں۔ جب تک اسے پورا نہ کرلیں۔ آرام اور چین نہیں لیتے۔

آپ تحریک جدید کے وعدوں کی وصولی میں بھی اسی انہماک اور جدوجہد سے کام لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان اور اس کی مدد و نصرت سے کامیاب ہیں۔ جزاھم اللہ۔

اسی طرح دوسری جماعتوں کے کارکن بھی وعدوں اور وصولی میں پوری تندہی سے کام کریں۔ اور ان کی وعدوں کی فہرستیں دو تین ہفتوں کے اندر مکمل کرکے ارسال فرمادیں عہدہ داران کو زیادہ ہوشیاری۔ زیادہ مستعدی اور زیادہ بیداری سے گھر گھر پہنچ کر وعدے لینے کی ضرورت ہے وعدہ لینے میں یہ بھی خیال رہے کہ ادائیگی کا وقت بھی معین کرواکر فہرست میں نوٹ کردیا جائے۔

۲۔ محلہ دارالرحمت شرقی سے ایک پہلی قسط سیکرٹری مال چوہدری عبدالمومن خان صاحب نے -/۹۹۸ روپے کی ارسال کی ہے۔ لکھا ہے کہ دوسری قسط بھی عنقریب ہی ارسال کروں گا۔ تیاری کی جارہی ہے۔

۳۔ محلہ دارالرحمت وسطی میں قریشی محمد صادق صاحب سیکرٹری تحریک جدید نے پہلی قسط دفتر اول و دوم ۶/۱۲۵ کی دی ہے۔ آپ بھی محلہ دارالرحمت کے کیپٹن صاحب کی طرح گھر بہ گھر جاکر وعدوں کی فہرست اضافہ کے ساتھ داخل کرنے کی کوشش فرمادیں

(۴) جماعت چک نمبر ۲۴۲ کوروٹانہ۔ لائل پور۔ مکرم حکیم عبدالرحمٰن شاہ صاحب اس جماعت کے سیکرٹری ہیں۔ انہوں نے اپنے دوستوں کے اندر یہ روح پھونک رکھی ہے۔ کہ جب تحریک جدید کا وعدہ لکھوادیا۔ تو ساتھ ہی وعدہ ادا بھی کردے۔ اور دوسری اس راہ میں پہلے سے بڑھا کر۔ چنانچہ ان کی طرف سے جماعت کا وعدہ دفتر اول و دوم ۲/۲۰۹ نقد وعدوں کے ساتھ ہی داخل ہوا۔ جزاکم اللہ اسی جذبہ اور اسی جدوجہد کے ساتھ اگر جماعتیں کام کریں۔ تو یہ بفضل خدا وعدے ابتدائے سال میں ہی پورے ہوجائیں اللہ تعالیٰ احباب کو اسی کی توفیق بخشے۔

(۵) چک نمبر ۶۲ ضلع لائل پور۔ اس جماعت کے دوست جڑانوالہ کے ساتھ شامل تھے۔ اب انہوں نے اپنی جماعت الگ بنائی ہے۔ اور گذشتہ سال کا چندہ تحریک جدید سو فیصدی داخل کرنے کے بعد نئے سال کے وعدے ۸/۲۶۴ کے سیکرٹری مال و تحریک جدید نے ارسال فرمائے ہیں۔

صاحب موصوف کی تحریر سے پایا جاتا ہے کہ وہ یہ وعدے بہت جلد پورے بھی کریں گے اور کہ اگر بعض اور احباب باقی رہتے ہوں تو ان کی فہرست بھی ارسال فرما کر تکمیل فہرست کردیں گے۔

(۶) جماعت ٹوپی کے ملک عبدالجبار صاحب کو اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آپ نے اپنے سارے خاندان کو شامل کرکے وعدہ کے ساتھ ہی -/۱۰۷ کی رقم بھی ارسال کردی ہے۔ اور یہ بات ان میں شروع سے ہے کہ وعدے کے ساتھ ہی بالعموم ادا کریں

۷۔ چاہ جوگی وال ضلع سرگودھا دفتر دوم میں ان کا وعدہ ۸/۵۳ ہے سیکرٹری مال ملک اللہ یار خان صاحب ہیں۔ احباب کو واضح رہے۔ کہ تحریک جدید میں پانچ روپے سے کم پانچ روپیہ دینا چاہیئے اور پھر اس پہ ہر سال اضافہ کرنا ضروری ہے۔ خواہ اضافہ ایک پیسہ ہی ہو۔ چاہ جوگی والا کے بعض احباب کے وعدے بوجہ علم نہ ہونے کے پانچ روپیہ سے کم ہیں۔ ملک صاحب احباب کو سمجھادیں۔ کہ یہ وہ جہاد ہے۔ جو بیرون ممالک میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کا کیا جارہا ہے اس میں جس قدر بھی کوئی شخص بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے۔ وہ اپنے رب سے اجر پانے والا ہے۔

پس اے انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور سیکرٹریان تحریک جدید و مال و صدر صاحبان وعدوں کا فارم بھیجا جاچکا ہے اب آپ وعدوں کے جلد تکمیل کرنے میں انجن بن جائیں۔ جو دوسروں کو بھی کھینچ کرلے جاتا ہے۔ تحریکیں خواہ کتنی ہی اعلیٰ ہوں۔ جب تک کام نہ کیا جائے۔ اور اس میں سرگرمی نہ دکھائی جائے۔ کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا پس جماعتوں کے عہدہ دار تحریک جدید کے وعدے لینے کے لئے زیادہ جوش، زیادہ اخلاص اور زیادہ مستعدی سے کام لیں تا جلد سے جلد ان کی جماعت کے وعدوں کی فہرست تکمیل پاجائے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ (آمین)

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

محترم میاں عبدالرحیم صاحب۔ عرف میاں پولا کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

محترم میاں عبدالرحیم صاحب عرف میاں پولا مورخہ ۲ نومبر ۱۹۵۷ء کو نو بجے شب ربوہ میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کو گرنے کی وجہ سے چوٹ آئی تھی۔ جس کے باعث قریباً" دو ہفتہ صاحب فراش رہے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہ میں سے تھے۔ آپ نے ۱۸۹۴ء میں بیعت کی تھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے نماز جنازہ میں شرکت کے علاوہ جنازہ کو کندھا بھی دیا بعدہٗ آپ بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ چار بیٹیاں اور ایک لڑکا اور ۱۲ نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کا ہر طرح حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

تحریک عطایا تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۲)

نمبر	نام	رقم
(۲۴)	مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب از والدہ صاحبہ مرحومہ	۲۵۰-۰-۰
(۲۵)	" " " محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ	۲۵۰-۰-۰
(۲۶)	مکرم ظہور احمد صاحب راولپنڈی	۵-۰-۰
(۲۷)	مکرم خواجہ امیر بخش صاحب آسٹریلین بلڈنگ لاہور	۱۰۰-۰-۰
(۲۸)	چوہدری علم الدین صاحب چک ۲۹ نواں کوٹ ضلع شیخوپورہ	۷-۱۰-۳
(۲۹)	مکرم عبد السلام صاحب سکرٹری مال پشاور	۱۳-۰-۰
(۳۰)	مکرم خواجہ عبد القیوم صاحب واہ کینٹ	۱۰-۰-۰
(۳۱)	مکرم غلام جعفر صادق صاحب چک ۲۹/۷ ایل منٹگمری	۵-۰-۰
(۳۲)	مکرم چوہدری علی احمد صاحب مرالہ ضلع گجرات	۷-۰-۰
(۳۳)	مکرم محمد پریل صاحب کنڈیارو سندھ	۵-۰-۰
(۳۴)	" عنایت الرحمن صاحب ٹنڈوالہیار سندھ	۵-۰-۰
(۳۵)	مکرم میاں محمد صاحب سکرٹری مال فائدآباد	۵-۰-۰
(۳۶)	" چوہدری نذیر احمد صاحب T-S ریلوے سرگودہا	۵۱-۰-۰
(۳۷)	" ڈاکٹر عبد القدوس صاحب نواب شاہ سندھ	۲۵-۰-۰
(۳۸)	" " شیر محمد عالی صاحب " "	۱۰-۰-۰
(۳۹)	" محمد اکبر صاحب سپاہی قادر آباد سیالکوٹ	۵-۰-۰
(۴۰)	" ملک صاحب خان صاحب نون ریٹائرڈ ڈی سی بھلوال	۵۰۰-۰-۰
(۴۱)	" عبد الحمید خان صاحب کراچی بذریعہ مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد	۵-۰-۰
(۴۲)	" صوفی نذیر احمد صاحب محمد آباد " " "	۵-۰-۰
(۴۳)	" چوہدری ولایت محمد صاحب کنری " " "	۱۰-۰-۰
(۴۴)	" ملک غلام محمد صاحب کنری " " "	۵-۰-۰
(۴۵)	" عبد الغفور صاحب " " " "	۵-۰-۰
(۴۶)	" ملک شیر دل صاحب " " " "	۵-۰-۰
(۴۷)	" چوہدری عبد العزیز صاحب " " "	۵-۰-۰
(۴۸)	" مرزا مبارک احمد صاحب " " " "	۵-۰-۰
(۴۹)	" سید حضرت اللہ پاشا صاحب ایم اے قائد حیدرآباد	۵-۰-۰
(۵۰)	خدام نبی سرروڈ بذریعہ مجلس حیدرآباد	۸-۰-۰
(۵۱)	مکرم چوہدری علی احمد صاحب نبی سرروڈ " "	۵-۰-۰
(۵۲)	" ڈاکٹر محمد رفیع خان صاحب " " " "	۵-۰-۰
(۵۳)	" محمد شریف صاحب " " " "	۱۰-۰-۰
(۵۴)	" عبد الغفار صاحب حیدرآباد " " "	۱۰-۰-۰
(۵۵)	" ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب " " " "	۵-۰-۰
(۵۶)	" ڈاکٹر صدیق اختر صاحب " " " "	۱۰-۰-۰
(۵۷)	" عبد السلام صاحب میرپور خاص " " "	۵-۰-۰
(۵۸)	" احمد علی صاحب اوورسیر جیز پور میرس " "	۱۰-۰-۰
(۵۹)	" چوہدری رشید احمد صاحب ڈگری " " "	۵-۰-۰
(۶۰)	" چوہدری فضل محمد خان صاحب حیدرآباد " "	۱۰-۰-۰
(۶۱)	" بابو محمود احمد صاحب حیدرآباد " " "	۵-۰-۰
(۶۲)	" ڈاکٹر محمد یونس صاحب نو کوٹ " " "	۵-۰-۰
(۶۳)	" قاضی محمد عبد اللہ صاحب پنشنر ربوہ	۵-۰-۰
(۶۴)	منجانب قاضی فیملی بذریعہ مکرم ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب	۵۰۰-۰-۰
(۶۵)	مکرم بابو عبد الواحد صاحب مرحوم ٹھیکیدار معرفت بذریعہ نظارت بیت المال ربوہ	۴۲۴-۱۱-۰
(۶۶)	محترمہ منظور النساء صاحبہ بنت ڈاکٹر لعل محمد صاحب بہاولپور	۱۵۰-۰-۰
(۶۷)	قریشی محمد سلیمان صاحب کراچی	۹۹-۰-۰
(۶۸)	محترمہ امۃ الحی بنت ہمنواز صاحب کراچی	۵۰-۰-۰
(۶۹)	بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبد الحمید صاحب	۵-۰-۰
(۷۰)	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب پنچایت آفیسر سیالکوٹ	۱۰۰-۰-۰
(۷۱)	" ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب انچارج شادی خاں ڈسپنسری	۱۵۰-۰-۰
(۷۲)	محترمہ بیگم صاحبہ میجر اسلم خان صاحب مرحوم گلڈنہ کاٹیج مری	۲۵-۰-۰
(۷۳)	" " منجانب میجر اسلم خان صاحب مرحوم	۲۵
(۷۴)	مکرم محمد شفیع صاحب الکیمسٹ گولبازار ربوہ	۲۵-۰-۰

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب صرف ۲ دو ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اس لئے تمام کارکنان مال سے درخواست ہے کہ چندہ کی وصولی کی طرف خاص طور پر توجہ کریں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ولادت

مورخہ ۲۵/۱۰/۵۸ بروز جمعہ بوقت ۱۲/۳ بجے خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے چھ لڑکیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام محمد اسلام الدین رکھا گیا ہے۔ احباب کرام نومولود کے نیک اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ گلزار محمد احمدی پٹواری مال سابقہ شیخوپورہ شہر)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری لڑکی عزیزہ حمیدہ بیگم کو سانپ نے ڈسا ہے۔ جس کی وجہ سے عزیزہ کو بہت تکلیف ہے۔ اور اب وہ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(صدر الدین محلہ دار النصر ربوہ)

۲۔ میرے بھائی ملک بشارت احمد ظفر ایس۔ ڈی۔ او پراجیکٹ چک لالہ نے محکمانہ امتحان دیا ہے احباب کرام ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔ نیز میرے والد صاحب بوجہ پیچش اور میری والدہ صاحبہ بوجہ بخار بیمار ہیں احباب کرام ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمادیں۔

(خاکسار اظہر محمود ملک راولپنڈی)

۳۔ خاکسار کی دادی صاحبہ عرصہ دو ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں لیکن اب حالت بالکل تشویشناک ہے۔ نیز شہر بڑپہ کے اکثر احمدی مرد عورتیں بچے موسمی بخار میں مبتلا ہیں۔ درویشان قادیان و احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے (خاکسار محمد سلیم ناصر سانگھڑ سندھ)

۴۔ مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی کثرت پیشاب کے باعث آجکل بیمار ہیں۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں (نائب وکیل التبشیر تحریک جدید)

۵۔ میری والدہ صاحبہ تقریباً دو ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں (خاکسار منور احمد خانیوال)

۶۔ میں کئی دنوں سے بیمار ہوں۔ بزرگان سلسلہ و احباب کرام دعائے صحت فرمائیں۔

(محمد حیات۔ بیداد پور۔ ضلع شیخوپورہ)

۷۔ بندہ بے شمار مصائب اور مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ احباب جماعت میرے لئے دعا فرمائیں۔

عطاء الٰہی احمدی ریلوے روڈ لاہور

دعائے مغفرت میری والدہ صاحبہ عمر ۷۰ سال ۲۵/۱۰ صبح ۷ بجے فوت ہو گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم انکی مغفرت فرمائے یہاں ہم ایک ہی گھر ہیں۔ احباب جنازہ غائب بھی ادا فرمائیں۔ (محمد ابراہیم سیٹ ساز وزیر آباد سیالکوٹ)

صوبائی امیر مکرم جناب مرزا عبد الحق صاحب کی رائے

"ہمارے صوبائی اجلاسوں میں لبا اوقات شدت کے ساتھ محسوس کیا گیا کہ جماعت احمدیہ کے بچوں اور نوجوانوں کی دینی تعلیم اور تربیت کی ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے سلسلہ کی طرف سے مناسب قسم کی کتابوں کے شائع کرنے کا انتظام ہونا چاہیئے۔

مکرم ملک فضل حسین صاحب نے اسلام کی پہلی۔ دوسری، تیسری چوتھی اور پانچویں کتاب مصنفہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ شائع کرکے اس اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ ان کتابوں میں اسلام کے بنیادی مسائل نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ کو آسان طریق سے لیکن خاصی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ جو ہر مسلمان کے لئے جاننے ضروری ہیں۔ علاوہ اس کے مختصر طور پر نکاح۔ طلاق، خلع۔ قرض۔ خرید و فروخت۔ وصیت، ہبہ وراثت وغیرہ کے احکام انبیائے کرام کے حالات، حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ۔ خلفائے راشدین کے سوانح حیات۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات طیبات اور حضور کے خلفائے کرام کے واقعات ان مختلف حصوں میں جمع کر دیئے گئے ہیں۔ کہی کہی جگہ حدیث کی باتیں اور دینی نظمیں بھی موجود ہیں۔

یہ کتابیں ایسی ہیں۔ کہ ہر احمدی گھر میں موجود ہونی چاہییں۔ تاکہ تمام دوست ان دینی باتوں سے واقف ہوتے رہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ جماعتوں کے امیر اور پریذیڈنٹ صاحبان اپنے اپنے حلقہ میں ان کتابوں کے خریدنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی مؤثر تحریک فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے"

حجم ۲۰۴ صفحات قیمت صرف دو روپیہ۔ ملنے کا پتہ :- احمدیہ کتابستان ربوہ

(مرزا عبد الحق امیر صوبہ (سابق پنجاب)

قائدین مقامی اور قائدین اضلاع فوری توجہ کریں

قائدین مقامی کے انتخابات اکتوبر کے آخر تک ہوجانے چاہیئے تھے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس وقت تک بہت تھوڑی مجالس کی طرف سے انتخاب کی رپورٹیں مرکز میں موصول ہوئی ہیں اس سلسلہ میں مزید تاخیر مناسب نہ ہوگی۔ اس لئے جملہ مجالس کے عہدہ داران قائدین کا انتخاب کرا کر فوراً مرکز میں رپورٹ بھجوائیں۔ تاکہ اس کے بعد ضلع وار قائدین کا انتخاب کروایا جاسکے۔ قائدین اضلاع اور قائدین علاقائی بھی فوراً اس طرف توجہ فرما کر جلد از جلد انتخاب کرا کر مرکز میں بھجوائیں تاکہ مجالس کے کام بخیر و خوبی ہو سکیں۔

امید ہے۔ دوست فوری تعاون فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

نیز دیکھا گیا ہے۔ کہ مجالس اپنے انتخاب کی رپورٹ بھجواتے وقت مکمل رپورٹ نہیں بھجواتیں۔ اس لئے تاکیداً عرض ہے۔ کہ رپورٹ بھجواتے وقت مندرجہ ذیل امور کا خاص خیال رکھا جائے۔

(ا) اپنی مجلس کے کل اراکین (خدام) کی تعداد کا اندراج کریں۔

(ب) مجلس انتخاب میں حاضر خدام کی تعداد بھی لکھیں۔

(ج) انتخاب کی رپورٹ پر امیر مقامی یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کرانا ضروری ہے۔ اس لئے اس طرف بھی خاص توجہ کریں۔

نوٹ ضروری:- مجلس کے انتخابات خواہ وہ مجلس مقامی کے ہوں۔ یا کوئی اور سب کے لئے کورم نصف اراکین کا ہے۔ یعنی حاضری کل تعداد کا ½ حصہ مجلس انتخاب میں حاضر ہونا ضروری ہے۔ اس لئے قائدین رپورٹ انتخاب بھجواتے وقت اس کی تشریح ضرور کریں۔ کہ کل خدام کی تعداد یہ ہے۔ اور انتخاب کے وقت اتنے حاضر تھے۔ اگر کورم پورا نہ ہو۔ تو دوبارہ مجلس انتخاب کے انعقاد کا اعلان کر کے انتخاب کرائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

اب اور بھی زور سے پیدا ہوگا اور اگر کوئی اقدام بلا سوچے سمجھے تعجیل سے کیا گیا تو اس کے دور رس نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ مثلاً پیریٹی کا سوال جیسا کہ بعض لوگوں نے اس کا اشارہ بھی کیا ہے اور یہاں تک کہہ دیا ہے کہ پیریٹی مخلوط طریق انتخاب کے ساتھ مشروط ہے۔

بعض لوگوں نے جو بیجا طور پر اپنے آپ کو مذہبی معاملات کا ماہر خیال کرتے ہیں۔ طریق انتخاب کو بھی ایک اسلامی مسئلہ بنا رکھا ہے اور ہمیں شبہ ہے کہ مسلم لیگ کا اس شرط کو پیش کرنا ایسے لوگوں کے زیر اثر ہے۔ حالانکہ قائد اعظم نے سیاسی پہلو سے کسی مذہبی تفریق کی کھلے کھلے الفاظ میں نفی فرمائی ہے۔ علاوہ ازیں ہمیں ابھی تک سمجھ نہیں آئی کہ جو مذہبی لوگ جداگانہ طریق پر بڑا زور دیتے ہیں ان کے پاس اس کی کیا دلیل ہے جو بڑی سے بڑی دلیل دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اسلامی دستور ایک نظریاتی چیز ہے۔ اس لئے وہ کسی ایسے گروہ سے شراکت برداشت نہیں کر سکتا۔ جو اسلامی نظریہ کا قائل نہ ہو یہ دلیل نہایت عجیب ہے اگر یہ دلیل صحیح ہے تو اصل چیز تو یہ ہونی چاہیئے کہ نظریاتی دستور کی کسی قومی مجلس میں کوئی ایسا فرد سرے سے داخل ہی نہ کیا جائے جو اس نظریہ کا قائل نہیں۔ اگر قومی مجالس میں دوسروں میں دوسروں کا داخلہ قابل برداشت ہے تو پھر اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ وہ مخلوط طریق سے داخل ہوتے ہیں یا جداگانہ طریق سے۔ اس لئے جب تک قومی مجالس میں دوسروں کا داخلہ قابل برداشت ہے اس وقت تک یہ دلیل کوئی وزن نہیں رکھ سکتی۔ جب سب کو ایک ہی میز پر بیٹھ کر کھانا ہے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ کہ کوئی کس دروازہ سے داخل ہوتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمارے ان دینی سیاست دانوں کو نہ تو دین کا علم ہے اور نہ سیاست کا محض ہیر پھیر چال ہے اور اندھا تعصب۔ اس لئے ہمارے سیاست دانوں کو چاہیئے کہ اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ ایسے لوگوں کا عوام پر کوئی اثر نہیں جو خیالی تصورات کی بجائے ٹھوس حقائق پسند کرتے ہیں!

اصلاح وارشاد

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میری جان اس شوق سے تڑپ رہی ہے کہ کبھی وہ بھی دن ہو کہ اپنی جماعت میں بکثرت ایسے لوگ دیکھوں۔ جنہوں نے درحقیقت جھوٹ چھوڑ دیا اور ایک سچا عہد اپنے خدا سے کرلیا کہ وہ ہر ایک شر سے اپنے تئیں بچائیں گے۔ اور تکبر سے جو تمام شرارتوں کی جڑھ ہے بالکل دور جا پڑیں گے اور اپنے رب سے ڈرتے رہیں گے۔"

(حیات احمد صفحہ ۲۴۳)

احباب جماعت کو چاہیئے کہ اپنی زندگیوں میں ایک انقلاب پیدا کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو پورا کریں

مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کے نام حاجی احمد صاحب ایاز کا خط

ذیل میں وہ خط درج کیا جاتا ہے جو مکرم کیپٹن حاجی احمد صاحب ایاز نے گجرات سے مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کے نام لاہور کے پتہ پر ارسال کیا ہے:۔

"برادرم محترم خادم صاحب! اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ جلد عطا فرمائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خدمتِ دین کی بیش از پیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آج مکرم ندیم صاحب نے آپ کا سلام پہنچایا۔ آپ کی صحت وعمر کے لئے تمام جماعت دعائیں کر رہی ہے۔ اور ہر روز آپ کے متعلق اطلاع مل جاتی ہے۔ گذشتہ ہفتہ سے بہتر خبریں آرہی ہیں اور صدقہ میں بھی سب بہت تحریک اور دعاؤں میں ہیں۔

مجھے آپ کی بیماری کی اطلاع آپ کے یہاں سے جانے کے بعد ملی۔ وہ بھی چیمہ صاحب نے بتایا کہ "کل خادم کو لاہور علاج کے لئے لے گئے ہیں" وہ کہنے لگے کہ "میں تو جب بھی خادم کو چلتے پھرتے دیکھتا تو حیران ہوتا تھا کہ مولانا محمد علی کی توہین کرنے کے بعد یہ شخص کیونکر چل پھر رہا ہے" میں نے کہا چیمہ صاحب! آپ نے بیماری تو خطرناک بتائی ہے مگر جو وجہ بیماری کی بتائی ہے۔ اور جس وجہ سے آپ کو اس کا چلنا پھرنا عجیب معلوم ہوتا ہے۔ اب اس وجہ سے اللہ تعالیٰ ضرور لاج رکھیگا۔ اور سیدنا محمود کے ساتھی "خالد" کو خدا اب ضرور زندگی اور صحت بخشے گا۔ تاکہ آپ کی بات غلط ہو۔ چنانچہ اسی دن سے میں نے بہت دعائیں آپ کے لئے کی ہیں۔ اور اس کے دوسرے روز بعد چیمہ صاحب کو میں نے بتا بھی دیا کہ میں نے دعا شروع کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ضرور خادم صاحب کو صحت بخشے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت عطا فرما دے۔ اور جلد واپس گجرات لائے۔ آپ کا دعاگو ایاز"

محترم خادم صاحب نے اس خط کا جو جواب ایاز صاحب کو بھجوایا ہے وہ غیرتِ ایمانی سے لبریز ہے۔ خادم صاحب کے خط کا خلاصہ یہ ہے کہ میں ہمیشہ سے غیر مبایعین اور ان کے سابق اور موجودہ امیر کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مقابل پر ضال اور گم کردہ راہ سمجھتا رہا ہوں اور جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے میری تحریرات اور تقریریں اس مضمون سے بھری پڑی ہیں۔ پس اگر میرے ان عقائد کی وجہ سے خدا نے مجھے پکڑنا ہوتا تو آج سے تیس سال قبل پکڑ لیتا۔ مگر میرا خدا جانتا ہے کہ میں ان عقائد میں حق پر ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ خدا کے برحق بلکہ موعود خلیفہ ہیں۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ ہمارا غیور خدا اب بھی اہلِ پیغام کو خائب و خاسر کرے گا۔ جیسا کہ وہ ہمیشہ سے کرتا آیا ہے۔

استقبالیہ تقریب میں بشیر احمد صاحب آرچرڈ کی تقریر (بقیہ صفحہ اول)

استقبالیہ تقریب کا آغاز مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی زیرِ صدارت تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ جو محمود احمد صاحب مختار نے کی۔ بعد ازاں مجلس تجار کے سیکرٹری ملک سعادت احمد صاحب نے ہر سہ حضرات کی خدمت میں مجلس کی طرف سے خوش آمدید کا ایڈریس پیش کیا۔ اور بیرونی ممالک سے ان کی مراجعت پر انہیں مبارکباد پیش کی۔

جناب بشیر احمد آرچرڈ نے ایڈریس کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے پہلے اس عزت افزائی پر مجلس تجار کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں ربوہ کی زیارت سے مشرف ہونے پر اپنے دلی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا آج کا یہ اجتماع ایک پُرمسرت اجتماع ہے۔ اور اس اجتماع میں جس شخص کا دل سب سے زیادہ مسرت سے لبریز ہے۔ وہ میں خود ہوں۔ کیونکہ عرصہ دراز سے میری یہ خواہش تھی کہ میں ربوہ کی زیارت کا شرف حاصل کروں سو الحمد للہ میری یہ خواہش پوری ہوئی اور آج میں ربوہ کی سرزمین میں آپ لوگوں کے درمیان موجود ہوں۔ ہرچند کہ میں پہلی مرتبہ ربوہ آیا ہوں۔ تاہم میرا دلی احساس یہی ہے۔ کہ میں کسی اجنبی جگہ میں نہیں بلکہ خود اپنے ہی گھر اور اپنے ہی وطن میں واپس لوٹ آیا ہوں۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے جناب آرچرڈ نے کہا۔ جہاں تک مغربی ممالک میں تبلیغی جدوجہد کا تعلق ہے۔ مختصر سے وقت میں اس پر روشنی ڈالنا ممکن نہیں۔ بہرحال میں آپ لوگوں کی خدمت میں یہی درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ لوگ بیرونی ممالک میں کام کرنے والے مبلغین کی کامیابی اور اسلام کی روز افزوں ترقی کے لئے دعا کریں دراصل تبلیغ اسلام ایک ایسا فریضہ ہے جس میں مبلغین اور تمام دوسرے افرادِ جماعت برابر کے شریک ہیں ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اس میں اپنی طاقت اور بساط کے مطابق حصہ لے اسی طرح تجار پر بھی ایک اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور اس وقت میں اپنے تاجر بھائیوں کو اس ذمہ داری کی طرف ہی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ ذمہ داری یہ ہے کہ جس طرح مبلغین ربوہ سے باہر جا کر اسلام کی اشاعت کرتے اور لوگوں کو حلقہ بگوشِ اسلام بناتے ہیں۔ اسی طرح ربوہ کے تاجروں کو چاہیئے کہ وہ تجارت کے اسلامی اصولوں کا جن میں امانت اور دیانت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ عملی نمونہ پیش کریں۔ اور اس طرح دنیا میں پھیلے ہوئے اس عام خیال کو غلط ثابت کر دکھائیں۔ کہ تجارت بے ایمانی کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اور تو اور میں نے خود بعض مسلمان کہلانے والوں کے منہ سے یہ بات سنی ہے۔ کہ آج کل کے زمانہ میں تجارت اور دیانت دو متضاد چیزیں ہیں۔ یہ دونوں کبھی اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ ایسی صورتِ حال میں ہمارے تاجر بھائی تجارت میں دیانتداری کا اعلیٰ نمونہ قائم کر کے اسلامی تعلیمات کا ہر شعبۂ زندگی میں قابلِ عمل ہونا ثابت کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح خدمتِ دین کا اہم فریضہ بجا لا سکتے ہیں۔

جناب آرچرڈ صاحب کی تقریر کے بعد صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور سید محمود احمد صاحب نے بھی مختصر سی تقاریر میں اس عزت افزائی پر مجلس تجار کا شکریہ ادا فرمایا اور احمدیت کے طفیل محبت واخوت کی جو نئی بنیادیں استوار ہوئی ہیں۔ اور اس کی وجہ سے جو خوشکن انقلاب رونما ہوا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا

۴ آخر میں صاحب صدر محترم وکیل التبشیر صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ آرچرڈ صاحب نے جن باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ہمارے تاجر احباب کا فرض ہے کہ وہ ان کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے ان پر اور زیادہ مستعدی اور جذبہ و جوش کے ساتھ عمل پیرا ہوں حتیٰ کہ ان کا کردار دنیا بھر کے تاجروں کے لئے ایک مثالی کردار بن جائے۔ آخر میں مجلس تجار کے صدر جناب عزیز احمد صاحب نے مجلس کی طرف سے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ جس کے بعد یہ تقریب اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ جو محترم جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب نے کرائی۔